



سوال

میں اپنے خاوند سے جنونی محبت کرتی ہوں، اور میرا خاوند مجھ سے مکمل طور پر راضی ہے، جب وہ سفر پر جاتا ہے تو میرا انتظار یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ میرا اشتیاق اور بڑھ جاتا ہے، اور جب تک وہ مجھ سے بات نہ کر لے مجھے سکون نہیں آتا حالانکہ میں دینی واجبات کی ادائیگی کرتی ہوں لیکن اس کے باوجود میں اس کے نہ ہونے کی کمی محسوس کرتی ہوں، میرے دینی بھائیوں صبر کے لیے مجھے آپ کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

الحمد للہ

یہ بہت اچھی بات ہے کہ مسلمان گھرانوں میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت اور مودت پھیلے، کیونکہ اس محبت و مودت اور الفت کا خاندان کے افراد پر لہجھا اثر پڑے گا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظیم الشان آیات اور نشانیوں میں ہے کہ اللہ نے عورت کو مرد سے پیدا فرمایا

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت ٹھہری کہ مرد عورت سے سکون حاصل کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کا ذکر آدم اور حواء علیہما السلام میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اپنے اس جوڑے سے انس حاصل کرے الاعراف (189).

اور عموم خلق کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ الروم (21).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت پیدا فرمائی ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21).

شیخ محمد امین شفقیتلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اس اللہ نے اس سے اس کی بیوی کو بنایا تاکہ وہ اس سے سکون پائے.

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ حواء کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون پائے، یعنی اس سے الفت حاصل کرے اور اس کے ساتھ مطمئن ہو

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے بیان کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کی ذریت کو بھی ایسے ہی بنایا



فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور بہرہ رومی قائم کر دی یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21).

دیکھیں : انواء البیان (305-304/2).

اور ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

خاوند اور بیوی سے زیادہ بڑھ کر کسی اور دو روحوں میں محبت نہیں ہو سکتی

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (525/3).

لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ محبت جنونی ہو جیسا کہ لوگ کہتے ہیں بلکہ عقلمند شخص تو امور کو ان کی جگہ ہی رہنے دیتا ہے؛ جیسا کہ زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا :

اے اسلم تیری محبت تکلف والی نہیں ہونی چاہیے اور تیری ناراضگی تلف کرنے والی نہ ہو!!

میں نے عرض کیا وہ کیسے؟

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

جب تم محبت کرو تو پھر اس طرح تکلف مت کرو جس طرح ایک بچہ کسی چیز کو پسند کر کے کرتا ہے، اور جب تم بغض کرو تو ایسا بغض مت کرو کہ جس سے بغض رکھ رہے ہو اسے ضائع اور ہلاک کر دو"

اسے عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (20269) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے

خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نصیحت اس لیے کی کہ محبت میں تکلف (جنونی محبت) کے محب اور محبوب دونوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں

محب پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں :

اہر وقت اپنے محبوب کی سوچ رہتی ہے، جس کی بنا پر پریشانی و غم میں مبتلا رہتا ہے، اس طرح اس کا قیمتی وقت اسی مشغولیت میں ضائع ہو جاتا ہے، اور اس طرح وہ نفسیاتی اور بدنی مریض بن کر رہ جاتا ہے

ب جنونی محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی واجبات میں کوتاہی اور غلطی کو بھی فراموش کر دیتا ہے، اور اس طرح وہ حرام کے ارتکاب سے بھی چشم پوشی کرنا شروع کر دیتا ہے، بلکہ جب محبوب اسے اس میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے تو جنونی محبت اسے اس برائی میں شریک ہونے پر آمادہ کرتی ہے

ج اس محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس کے دل پر کنٹرول کر لیتی ہے، اور اس طرح یہ محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں



آجاتی ہے حالانکہ اس کی نجات اور کامیابی کا مدار تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہے؛ اور اس طرح وہ اپنے اہل و عیال کی محبت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔
داس جنونی محبت کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ محبت کرنے والا شخص اپنے محبوب کی جدائی اور عیاب کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتا تو اس کی موت کا صدمہ کیسے برداشت کر سکے گا!

محبوب پر اس جنونی محبت کے برے اثرات درج ذیل ہوتے ہیں:

احب کا اصرار ہوتا ہے کہ وہ اسے بار بار ملے اور اسے اپنا دیدار کرائے اور اس کے ساتھ بیٹھے جس سے محبوب پریشان ہو جاتا ہے، اور یہ چیز اس کے کام میں خلل کا باعث بنتی ہے، یا پھر واجب اور اہم کام میں کوتاہی کا باعث بن جاتی ہے جو اسے مکمل عزم کے ساتھ کرنا تھکے، مثلاً علم نافع یا عمل صالح

ب محبوب پر اس کے برے اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ: اگر وہ اپنے محب کی بات ماننے والا ہو تو یہ اپنا قیمتی وقت اس کے ساتھ ضائع کرتا رہتا ہے، اگرچہ اس کے لیے پریشانی کا باعث نہ بھی بنے تو زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کر دیتا ہے، اور یہ چیز اسے بالاتر اس سے نفرت کا باعث بنا دیتی ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"... چنانچہ جب آدمی کا دل کسی عورت کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے چاہے وہ اس کے لیے مباح بھی ہو تو اس کا دل اس عورت کا قیدی بن کر رہ جاتا ہے، جسے وہ اپنے حکم کے مطابق چلاتی ہے اور اس میں جو چاہے تصرف کرتی پھرتی ہے

حالانکہ وہ ظاہری طور پر تو اس کا حاکم اور سردار ہے کیونکہ وہ اس کا خاوند ہے، اور حقیقی طور پر وہ اس کا قیدی اور غلام بن چکا ہے، خاص کر جب وہ بہت زیادہ چاہنے لگے اور عشق کرنے لگے؛ اور وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا؛ کیونکہ اس وقت اس پر وہ قابو و ظالم حکمران کی طرح اپنے غلام میں حکم چلاتی ہے؛ جو اس سے خلاصی نہیں پاسکتا؛ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر!!
اس لیے کہ دل کا قید ہونا بدن قید ہونے سے زیادہ برا ہے اور پھر دل کا دور ہونا بدن کے دور ہونے سے زیادہ عظیم ہے؛ کیونکہ جس کا بدن دور ہو جائے اور وہ غلام بن جائے اور اور اس کا دل مطمئن اور راحت و سکون میں ہو تو اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی

بلکہ وہ اس کے لیے جھٹکارا اور خلاصی پانا ممکن ہے؛ لیکن اگر دل جو کہ بادشاہ تھا وہ ہی غلام بن جائے اور غیر اللہ کا ارادہ رکھتے ہوئے دور ہو جائے تو پھر یہی وہ ذلت و رسوائی ہے جو دل دور ہونے کی بنا پر عبودیت و قیدی والی ہے

اس لیے آزادی تو دل کی آزادی ہے، اور غلامی و عبودیت تو دل کی غلامی ہے؛ بالکل اسی طرح جس طرح مالداری و غنا تو دل اور نفس کی ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مال زیادہ ہونا ہی مالداری و غنی نہیں، بلکہ غنا تو نفس کا غنی ہونا ہے"

اگر تو اس کا دل مباح صورت میں دور ہو تو پھر، لیکن جس کا دل حرام صورت میں دور ہو یعنی کسی عورت یا بچے پر تو یہی وہ عذاب ہے جس میں کوئی حیلہ نہیں ہے، اور یہی لوگ سب سے زیادہ عذاب اور سب سے کم ثواب میں ہیں

کیونکہ عاشق کا دل جب کسی کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے تو وہ اسے دور لے جاتا ہے، اور اس کے لیے ہر قسم کا فساد و شر جمع کر لیتا ہے جسے اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا، چاہے وہ بڑی فحاشی سے بچ بھی جائے... "انتہی



دیکھیں : مجموع الفتاوی (186-185/10).

اس لیے آپ کو شش کر میں کہ آپ کی لپٹنے خاوند سے محبت اعتدال میں رہے، جس کے تیج میں کسی واجب میں خلل پیدا نہ ہو، اور نہ ہی اس سے اولی اور عظیم چیز یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کوتاہی واقع ہو

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کام کی توفیق نصیب فرمائے جسے وہ پسند کرتا اور جس سے وہ راضی ہوتا ہے، اور آپ دونوں میں محبت و الفت اور مودت و رحمہلی قائم رکھے، اور آپ کو نیک و صالح اولاد عطا فرمائے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

95114